خطبہ جمعۃ المبارک

☆ قرآنی آیات اور صحیح احادیث سے استدلال

☆ ضعیف اور موضوع روایات اور قصے کہانیوں سے چھٹکارا

☆ اگر آپ خطیب ہیں تو استفادہ کر سکتے ہیں۔

☆ اگر آپ مسجد کی انتظامیہ یا مسجد کے نمازی ہیں تو اپنے خطیب صاحب کو اس کا پرنٹ نکال دیں یا موبائل واٹس اَپ پر فارورڈ کر دیں۔

جزاکم اللہ خیراً: محمد زبیر عقیل (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

0300-8450426

خطبہ نمبر 14:

رمضان المبارک فضائل مسائل اور احکام

﴿إِنَّ الحَمْدَ لِلَّهِ نَحمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَن يَهْدِهِ اللَّهُ فلا مُضِلَّ له، وَمَن يُضْلِلْ فلا هَادِيَ له، وَأَشْهَدُ أَنْ لا إلَهَ إلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ له، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسولُهُ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَارِجَالاً كَثِيرًا وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا، يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلا سَدِيدًا، يُصْلِحْ

لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا، أما بعدُ فإنَّ خيرَ الحديثِ كتابُ اللّٰهِ وخيرَ الهدي هديُ محمدٍ ﷺ وشرَّ الأمورِ محدثاتُها وكلَّ بدعةٍ ضلالةٌ وكلُّ ضلالةٍ في النارِ.﴾

☆ رمضان المبارک۔فضائل مسائل اوراحکام

سورۃ البقرۃ آیت نمبر 183 تا 184 میں ہے:

اَعُوذُ بِاللّٰه مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيم، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ.183﴾

”اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔“

﴿أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ، وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَن تَصُومُواْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ.184﴾

”گنتی کے چند ہی دن ہیں لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کرلے اور اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں پھر جو شخص نیکی میں سبقت کرے وہ اسی کے لئے بہتر ہے لیکن تمہارے حق میں بہتر کام روزے رکھنا ہی ہے اگر تم باعلم ہو۔“

﴿وَقَدْ قِيلَ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَأَلَ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ التَّقْوَى، فَقَالَ لَهُ: أَمَا سَلَكْتَ طَرِيقًا ذَا شَوْكٍ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ؟

قَالَ: شَمَّرْتُ وَاجْتَهَدْتُ، قَالَ: فَذَلِكَ التَّقْوَى.﴾

''امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے استفسار فرمایا کہ تقویٰ کسے کہتے ہیں؟ انہوں نے پوچھا اے امیر المومنین کیا آپ کو کبھی ایسے راستے پر سفر کا اتفاق ہوا ہے جس کے دونوں طرف خاردار جھاڑیاں ہوں؟ امیر المومنین نے فرمایا، ہاں بارہا ایسا سفر درپیش ہوا ہے۔ حضرت ابی نے پھر پوچھا، ایسے میں آپ کے سفر کی کیفیت کیا ہوتی ہے؟ جواب ملا، جسم کو بچا بچا کر اور دامن کو سنبھال سنبھال کر چلتا کہ کوئی کانٹا نہ جسم میں خراش ڈال سکے اور نہ دامن کو الجھا سکے۔ ابی بن کعب نے جواب دیا امیر المومنین یہی تقویٰ ہے۔''

☆ تقوے کی ایک اور تعریف

﴿قال علي رضی اللہ عنہ هي الخوف من الجليل، والعمل بالتنزيل، والقناعة بالقليل، والاستعداد ليوم الرحيل.﴾

''سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تقوی یہ ہے کہ تو آللہ سے ڈرنے لگ جائے، شریعت کے مطابق تیرا عمل ہو جائے، تھوڑے مال پر بھی تو قناعت کرنے لگ جائے اور آخرت کے دن کی تیاری میں لگا رہے۔''

صحیح مسلم حدیث نمبر 2564 میں ہے:

﴿التَّقْوَى هاهُنا. ويُشِيرُ إلى صَدْرِهِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ.﴾

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تقوی اس کے اندر ہوتا ہے۔''

سورۃ النجم آیت نمبر 32 میں ہے:

﴿فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ.32﴾

''اپنے آپ کو زیادہ نیک ظاہر نہ کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ کو سارا پتا ہے کس میں کتنا تقوی ہے۔''

☆ وضاحت: آج کل ہم جو بھی نیکی اور تقوی اپنائیں فوراً واٹس اپ پر فیس بک پر اور سوشل میڈیا پر ڈال دیتے ہیں تو یہ ریاکاری کی صورت بن جاتی ہے جس سے اعمال ضائع کر دیئے جاتے ہیں۔

☆ روزہ رکھنے کی نیت والی دعا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

﴿وبصوم غد نويت من شهر رمضان.﴾

یہ کسی صحیح یا ضعیف حدیث کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ اپنی طرف سے بنائی گئی دعا ہے۔ اور یہ الفاظ بطور مسنون دعا فجر کی اذان سے پہلے بڑی شد و مد کے ساتھ دہرائے جاتے ہیں۔ جس کا کتب احادیث سے کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

وبصوم غد کا مطلب ہے آنے والی کل کا روزہ لفظی ترجمے کے طور پر بھی درست نہیں کہ روزہ آج کا رکھ رہا ہے اور نیت آئندہ آنے والے کی کر رہا ہے۔ جبکہ پچھلے غروب آفتاب سے آج کا دن شروع ہو چکا ہے اور جب تیسواں روزہ رکھ رہا ہے پھر کہتا ہے کل کے روزے کی نیت کر رہا ہوں۔ حالانکہ اگلے دن تو عید ہے عید والے دن کا روزہ نہیں ہوتا۔ قرآن مجید کی دو آیات پر غور کریں اور کوئی بھی ترجمہ اٹھا کر دیکھ لیں اس کا مطلب آنے والی کل ہے آج نہیں۔

سورۃ الحشر آیت نمبر 18 میں ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ.18﴾

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔"

سورۃ لقمان آیت نمبر 34 میں ہے:

﴿وَ مَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۚ﴾

"اور کوئی نہیں جانتا ہے کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا؟"

☆ اصل بات یہ ہے کہ جب رات تراویح پڑھ لیں اور صبح اٹھ کر سحری کھانا شروع کر دیا تو یہی روزے کی نیت ہے۔ الگ سے کوئی الفاظ کسی حدیث سے ثابت نہیں ہیں۔

☆ افطاری کی بیان کی جانے والی روایت بھی ضعیف ہے۔

سنن ابوداود حدیث نمبر 2358 ضعفہ الألبانی میں ہے:

﴿اللَّهُمَّ لَكَ صُمتُ وعلَى رزقِكَ أفطَرتُ.﴾

اس دعا میں بہت سے اور الفاظ بھی لگائے جاتے ہیں سب ضعیف ہیں۔

☆ صحیح عمل اور دعا۔

درج ذیل دعا حسن درجے کے ساتھ ثابت ہے۔ بسم اللہ پڑھ کر روزہ افطار کر لیں بعد میں یہ دعا پڑھیں۔

﴿ذهب الظمأُ، وابْتَلَّتِ العروقُ، وثبت الأجرُ إن شاء اللّٰه.﴾

ہدایۃ الرواۃ 1934 حسنہ الألبانی میں ہے:

﴿كان النبيُّ - ﷺ - إذا أَفْطَرَ قال: ذهب الظمأُ، وابْتَلَّتِ العروقُ، وثبت الأجرُ إن شاء اللّٰه.﴾

’’پیاس ختم ہوگئی، انتڑیاں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ اجر پورا مل گیا۔‘‘

☆ کس چیز سے روزہ افطار کیا جائے؟

سنن أبوداود حدیث نمبر 2356، حسنہ الألبانی میں ہے:

﴿الراوي: أنس بن مالك. كان يُفْطِرُ على رُطَباتٍ قَبلَ أنْ يُصَلِّي، فإنْ لم تَكُنْ رُطَباتٍ فتَمْراتٌ، فإنْ لَم تَكُنْ تَمْراتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ من ماءٍ.﴾

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے‘ اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں‘ تو خشک کھجور تناول فرما لیتے‘ یہ بھی نہ ہوتیں‘ تو پانی کے چند گھونٹ پی لیا کرتے تھے۔‘‘

☆ قیام رمضان کا ثواب

صحیح البخاری حدیث نمبر 37 میں ہے:

﴿مَن قَامَ رَمَضَانَ إيمَانًا واحْتِسَابًا، غُفِرَ له ما تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِهِ.﴾

’’ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی رمضان میں (راتوں کو) ایمان رکھ کر اور ثواب کے لیے عبادت کرے اس کے پہلے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔‘‘

☆ تراویح گیارہ رکعات کا ثبوت

صحیح البخاری حدیث نمبر 3569 میں ہے:

﴿التابعي أبو سَلَمَةَ بنُ عبدِ الرَّحمنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كيفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسولِ اللَّهِ ﷺ في رَمَضَانَ؟ قالَتْ: ما كانَ يَزِيدُ في رَمَضَانَ ولَا في غيرِهِ علَى إحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً.﴾

’’ تابعی ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رمضان شریف میں رسول اللہ ﷺ کی نماز (تہجد یا تراویح) کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ رمضان مبارک یا دوسرے کسی بھی مہینے میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔‘‘

☆ بیس رکعات والی سب روایات ضعیف ہیں۔

یہ بات امام زیلعی حنفی نے نصب الرایہ جلد 2 صفحہ 153 پر بھی لکھی ہے کہ بیس رکعات کی کوئی بھی صحیح حدیث نہیں ہے بلکہ بیان کی جانے والی سب روایات ضعیف ہیں۔

☆ سحری کھانے میں برکت ہے۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 1923 میں ہے:

﴿الراوي: أنس بن مالك تَسَحَّرُوا؛ فإنَّ في السَّحُورِ بَرَكَةً.﴾

’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سحری کھاؤ کہ سحری میں برکت ہوتی ہے۔‘‘

صحیح مسلم حدیث نمبر 1096 میں ہے:

﴿فَصلُ ما بيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الكِتَابِ، أَكْلَةُ السَّحَرِ.﴾

”ہمارے اور اہل کتاب کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔“

☆ روزہ غروب آفتاب کے ساتھ ہی افطار کر لینا چاہئے جبکہ سحری آخری وقت میں کھانی چاہیے۔

سنن نسائی حدیث نمبر 2160 صححہ الألبانی میں ہے:

﴿مالك بن عامر أبو عطية الوادعي. قلتُ لعائشةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنها: فينا رجُلانِ، أحدُهما يُعجِّلُ الإفطارَ ويؤخِّرُ السُّحورَ، والآخَرُ يؤخِّرُ الفِطرَ ويُعجِّلُ السُّحورَ، قالتْ: أيُّهما الذي يُعجِّلُ الإفطارَ ويؤخِّرُ السُّحورَ؟ قلتُ: عبدُ اللّٰهِ بنُ مسعودٍ، قالتْ: هكذا كان رسولُ اللّٰهِ ﷺ يصنَعُ.﴾

”حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: ہم میں نبی ﷺ کے دو صحابی موجود ہیں۔ ان میں سے ایک روزہ جلدی (آفتاب غروب ہوتے ہی) کھولتے ہیں اور سحری تاخیر سے (آخر وقت میں) کھاتے ہیں اور دوسرے صحابی (احتیاطاً) افطار دیر سے کرتے ہیں اور سحری جلدی کھا لیتے ہیں۔ وہ فرمانے لگیں: ان میں سے افطار اول وقت اور سحری آخر وقت کرنے والا کون ہے؟ میں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا معمول بھی یہی تھا۔“

☆ مریض اور مسافر کا روزہ یا فدیہ؟ حاملہ اور مرضعہ کا روزہ یا فدیہ؟

سورۃ البقرۃ آیت نمبر 184 میں ہے:

﴿أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ.﴾

”گنتی کے چند ہی دن ہیں لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں

میں گنتی کو پورا کرلے۔“

☆ وضاحت: چھوٹی موٹی بیماری ہے یا بندہ سفر پر ہو تو فدیہ نہیں دیں گے بلکہ رمضان المبارک کے بعد روزہ رکھیں گے۔

سنن ابوداؤد حدیث نمبر 2408 حسن میں ہے:

﴿إنَّ اللّٰهَ تعالى وضَعَ شَطْرَ الصَّلاةِ -أو نِصفَ الصَّلاةِ- والصَّومَ عن المُسافِرِ، وعن المُرضِعِ، أو الحُبْلى.﴾

”اللہ نے مسافر سے آدھی نماز اور روزہ معاف فرمادیا ہے اور دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت سے بھی روزہ معاف کردیا ہے۔“

☆ وضاحت: حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین فدیہ نہیں دیں گی بلکہ بعد کے ایام میں روزے رکھیں گی۔

☆ بڑھاپے یا انتہائی مرض میں فدیہ دیں گے۔

﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَن تَصُومُواْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ. 184﴾

”اور اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں پھر جو شخص نیکی میں سبقت کرے وہ اسی کے لئے بہتر ہے لیکن تمہارے حق میں بہتر کام روزے رکھنا ہی ہے اگر تم باعلم ہو۔“

☆ روزہ داروں کے لیے جنت کا خصوصی دروازہ: الریان

صحیح البخاری حدیث نمبر 1896 میں ہے:

﴿إنَّ في الجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ له: الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ منه الصَّائِمُونَ يومَ القِيَامَةِ، لا يَدْخُلُ منه أحَدٌ غيرُهُمْ، يُقَالُ: أيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ، لا يَدْخُلُ منه أحَدٌ غيرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ منه أحَدٌ.﴾

”رسول کریم ﷺ نے فرمایا، جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے، ان کے سوا اور کوئی اس میں سے نہیں داخل ہو گا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہے؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جانے پائے گا اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا، پھر اس سے کوئی اندر نہ جا سکے گا۔“

☆ روزہ اور قرآن بندے کے سفارشی ہوں گے۔

صحیح الجامع، صححہ الألبانی میں ہے:

﴿الصيامُ والقرآنُ يشفعانِ للعبدِ يومَ القيامَةِ، يقولُ الصيامُ: أي ربِّ إِنِّي منعْتُهُ الطعامَ والشهواتِ بالنهارِ فشفِّعْنِي فيه، يقولُ القرآنُ ربِّ منعتُهُ النومَ بالليلِ فشفعني فيه، فيُشَفَّعانِ.﴾

”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندے کے حق میں خود روزہ اور قرآن سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے ربّ! میں نے اس کو کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے روکے رکھا۔ اس بندے کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ پھر اللہ کے دربار میں قرآن عرض کرے گا: اے اللہ! میں نے اس کو راتوں میں سونے سے روکے رکھا۔ اس بندے کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا: ”ان کی سفارش بندے کے حق میں قبول ہے۔“

☆ رمضان میں شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ رمضان المبارک کی ہر رات میں جہنم سے آزادی

سنن ترمذی حدیث نمبر 682 صححہ الألبانی میں ہے:

إذا كانَ أوَّلُ ليلةٍ من شَهْرِ رمضانَ: صُفِّدَتِ الشَّياطينُ ومرَدةُ الجنِّ، وغُلِّقَت أبوابُ النَّارِ فلم يُفتَحْ منها بابٌ،

وفُتِّحَت أبوابُ الجنَّةِ فلم يُغلَقْ منها بابٌ، ويُنادي مُنادٍ يا باغيَ الخيرِ أقبِلْ، ويا باغيَ الشَّرِّ أقصِرْ وللّٰهِ عُتقاءُ منَ النَّارِ، وذلكَ كلَّ ليلةٍ.﴾

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ماہ رمضان کی پہلی رات آتی ہے،تو شیطان اور سرکش جن جکڑ دیئے جاتے ہیں،جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں،ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھولا نہیں جاتا۔ اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں،ان میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں کیا جاتا، پکارنے والا پکارتا ہے: خیر کے طلب گار! آگے بڑھ، اور شر کے طلب گار! رک جا اور آگ سے اللہ کے بہت سے آزاد کئے ہوئے بندے ہیں (تو ہوسکتا ہے کہ تو بھی انہیں میں سے ہو) اور ایسا (رمضان کی) ہر رات کو ہوتا ہے۔''

☆ روزہ دار بدزبانی اور فحش گوئی سے اجتناب کرے۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 1904 میں ہے:

﴿قالَ رَسولُ اللّٰهِ ﷺ قالَ اللّٰهُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ له، إلَّا الصِّيَامَ؛ فإنَّه لي، وأَنَا أجْزِي به، والصِّيَامُ جُنَّةٌ، وإذَا كانَ يَوْمُ صَوْمِ أحَدِكُمْ فلا يَرْفُثْ (فحش گوئی) ولَا يَصْخَبْ (نہ شور مچائے) فإنْ سَابَّهُ أحَدٌ أوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ: إنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ. والذي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بيَدِهِ، لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِن رِيحِ المِسْكِ. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إذَا أفْطَرَ فَرِحَ، وإذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بصَوْمِهِ.﴾

''رسول کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ پاک فرماتا ہے کہ انسان کا ہر نیک عمل خود اسی کے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ گناہوں کی ایک ڈھال ہے، اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے فحش گوئی نہ کرنی چاہیے

اور نہ شور مچائے، اگر کوئی شخص اس کو گالی دے یا لڑنا چاہے تو اس کا جواب صرف یہ ہو کہ میں ایک روزہ دار آدمی ہوں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے، روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی (ایک تو جب) وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (دوسرے) جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کا ثواب پا کر خوش ہوگا۔''

صحیح البخاری حدیث نمبر 6057 میں ہے:

﴿مَن لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ والعَمَلَ به والجَهْلَ، فليسَ لِلّٰهِ حاجَةٌ أنْ يَدَعَ طَعامَهُ وشَرابَهُ.﴾

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص (روزہ کی حالت میں) جھوٹ بات کرنا اور فریب کرنا اور جہالت کی باتوں کو نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔''

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 1690 میں ہے:

﴿الترغيب والترهيب.صححه الألباني ربَّ صائِمٍ ليس لَهُ مِنْ صيامِهِ إلَّا الجوعُ، ورُبَّ قائِمٍ ليس لَهُ مِنْ قيامِهِ إلَّا السَّهرُ﴾

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض روزے داروں کو روزے سے بھوک کے سوا کچھ نہیں ملتا اور بعض قیام کرنے والوں کو قیام سے بیداری کے سوا کچھ نہیں ملتا۔''

☆ **اللہ تعالیٰ نے فرمایا: روزہ میرے لئے ہے اس کی جزا بھی میں خود دوں گا۔**

صحیح البخاری حدیث نمبر 1894 میں ہے:

﴿(قال اللّٰه) يَتْرُكُ طَعَامَهُ وشَرَابَهُ وشَهْوَتَهُ مِن أجْلِي

الصِّيَامُ لِي، وأَنَا أَجْزِي به والحَسَنَةُ بعَشْرِ أمْثَالِهَا.﴾

''(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) بندہ اپنا کھانا پینا اور اپنی شہوات میرے لیے چھوڑتا ہے، روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور (دوسری) نیکیوں کا ثواب بھی اصل نیکی کے دس گنا ہوتا ہے۔''

☆ روزہ نظروں میں حیا پیدا کرتا ہے شہوتوں کو ختم کرتا ہے۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 1905 میں ہے:

﴿الراوي: عبدالله بن مسعود.كُنَّا مع النبيِّ ﷺ، فَقالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فإنَّه أغَضُّ لِلْبَصَرِ، وأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، ومَن لَمْ يَسْتَطِعْ فَعليه بالصَّوْمِ، فإنَّه له وِجَاءٌ.﴾

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی صاحب طاقت ہو تو اسے نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ نظر کو نیچی رکھنے اور شرمگاہ کو بدفعلی سے محفوظ رکھنے کا یہ ذریعہ ہے اور کسی میں نکاح کرنے کی طاقت نہ ہو تو اسے روزے رکھنے چاہئیں کیونکہ وہ اس کی شہوت کو ختم کر دیتا ہے۔''

☆ روزہ گناہوں کی معافی کا ذریعہ۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 2014 میں ہے:

﴿مَن صامَ رَمَضانَ إيمانًا واحْتِسابًا غُفِرَ له ما تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِهِ، ومَن قامَ لَيْلَةَ القَدْرِ إيمانًا واحْتِسابًا غُفِرَ له ما تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِهِ.﴾

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور احتساب (حصول اجر و ثواب کی نیت) کے ساتھ رکھے، اس کے اگلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جو لیلۃ القدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ نماز میں کھڑا رہے، اس کے بھی اگلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''